حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

ملفوظات حکیم الامت

اِدارہ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

بسلسلہ الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ

ملفوظاتِ حکیم الامت

جلد نمبر ۱

از

حکیم الامت مجدد الملت حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

عنوانات

حضرت مولانا محمود اشرف عثمانی مدظلہ

استاذ الحدیث دار العلوم کراچی

ناشر:

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

061-540513
061-519240

E-MAIL: Ishaq90@hotmail.com // Website : www.Taleefat-e-Ashrafia.com

نام کتاب............ "ملفوظات حکیم الامت" جلد ۱

باہتمام........................ محمد اسحٰق عفی عنہ

تاریخ اشاعت..............جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ

مطبع............. سلامت اقبال پریس ملتان

ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

ملنے کے پتے

- ☆ ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
- ☆ ادارہ اسلامیات انارکلی ، لاہور
- ☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ
- ☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
- ☆ یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
- ☆ دارالاشاعت اردو بازار کراچی
- ☆ صدیقی ٹرسٹ لسبیلہ چوک کراچی نمبر ۵

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح واصلاح کیلئے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اس کی اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔

تاہم چونکہ یہ سب کام انسان کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لئے پھر بھی کسی غلطی کے رہ جانے کا امکان موجود ہے۔

لہٰذا قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا۔

(ادارہ)

ہیں اور ایک ایسے گھر ہیں کہ اہتمام واپسی کا آسان نہیں یعنی ان کو میسر نہیں اور بھیجنے والوں کو بھی اس کا علم ہے تو جن گھروں میں بالمعنی المذکور اہتمام واپسی کا ہے ان کو تو آئے ہوئے برتنوں میں کھانا جائز نہیں صرف ایک صورت مستثنٰی ہے وہ یہ کہ برتن بدلنے میں کھانے کا لطف جاتا رہے گا اور جن گھروں میں بالمعنی المذکور واپسی کا اہتمام نہیں اور بھیجنے والوں کو علم ہے ان کو جائز ہے کیونکہ دلالۃً اذن ہے اور یہ امور شرعیہ الحمدللہ میرے امور طبعی ہیں اور مجھ کو ان پر امید اجر کی ہے۔

ملفوظ ۴۷۵: جنت کی امید پر نماز پڑھنا

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اگر اس خیال سے کوئی شخص نماز پڑھے کہ جنت ملے گی تو اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی فرمایا کہ کمی کی کیا وجہ اور میں ایک اور بات بیان کرتا ہوں جو اہلِ اسرار کے اصول پر ہے کہ ہم نے جو اس امید پر نماز پڑھی کہ جنت ملے گی تو وہ جنت یہی نماز تو ہے تو اس شخص نے نماز سے نماز ہی کو تو طلب کیا۔

ملفوظ ۴۷۶: مہتمم دارالعلوم دیوبند حضرت مولٰنا رفیع الدینؒ کے کمالات باطنی

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ مجھ کو ثقہ راوی سے پہنچا ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت فرمایا تھا اور غالباً ایک صاحب نے اپنی بعض تحریرات میں لکھا بھی ہے کہ وہ کمالات باطنہ میں مولانا رشید احمد صاحبؒ گنگوہی سے کم نہیں صرف فرق یہ ہے کہ وہ ظاہری عالم بھی ہیں یہ عالم نہیں۔ اسی سلسلہ میں فرمایا کہ ایک مرتبہ دیوبند میں مدرسہ کا بہت بڑے پیمانہ پر جلسہ ہونے والا تھا میرا طالب علمی کا زمانہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ نہایت اطمینان سے ٹہل رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت آپ اس طرح پر اطمینان سے ٹہل رہے ہیں اور اتنا بڑا انتظام درپیش ہے فرمایا کہ یہ انتظام تو کون بڑی چیز ہے اگر سلطنت بھی ہمارے سپرد ہو جائے اسی طرح اطمینان سے اس کا انتظام بھی کر سکتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں فرمایا کہ دہلی میں ایک مرتبہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے وعظ فرمایا۔ اس میں ایک انگریز بھی شریک تھا بعد وعظ کے اس انگریز نے عام خطاب کی صورت میں مسلمانوں سے دریافت کیا کہ مسلمانوں کی سلطنت کیوں گئی مسلمانوں نے جواب مختلف دیئے مگر اس کی تسلی نہ ہوئی پھر خود اس انگریز نے کہا کہ جو لوگ سلطنت کے اہل تھے وہ تو حجرہ نشین ہو گئے جیسے یہ شاہ صاحب ہیں اور جنہوں نے اس کو ہاتھ میں لیا وہ اہل نہ تھے۔

۲۶ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ مجلس خاص بوقت صبح یوم پنجشنبہ

ملفوظ ۴۷۷: غیر مقلدین اور ہم

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ابن تیمیہ نے بعض مسائل میں بہت ہی تشدد سے کام لیا ہے جیسے توسل وغیرہ کے مسئلہ میں۔ اسی طرح اہلِ ظاہر نے بھی۔ مثلاً انہوں نے قیاس کو حرام کہا ہے اور ہم پھر بھی ان کے اقوال کی تاویل کرتے ہیں۔ مگر وہ ہمارے اقوال جو ان کے خلاف ہوں۔ بلا تاویل رد کر دیتے ہیں۔ غرض ہم تو ان کی رعایت کرتے ہیں اور وہ ہماری رعایت نہیں کرتے۔ چنانچہ ہم ترک تقلید کو مطلقاً حرام نہیں کہتے اور وہ تقلید کو علی الاطلاق حرام کہتے ہیں اس سے وہ اس درجہ میں آ گئے ہیں تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ۔ ہاں بعض قیاس کو حرام کہا جا سکتا ہے جیسا ابلیس نے کیا تھا یعنی نص کے مقابلہ میں ورنہ قیاس شرعی کو حرام کہنا تمام امت کی تضلیل ہے کیونکہ ائمہ مجتہدین کے تمام فتاوٰے کو جمع کر کے دیکھئے اس میں زیادہ حصہ قیاسات واجتہادات ہی کا ہے ان کو گمراہ کہنا تمام امت کو گمراہ کہنا ہے۔

خود صحابہ کو دیکھئے زیادہ تر فتوٰے قیاس ہی پر مبنی ہیں البتہ وہ قیاس نصوص پر مبنی ہے۔ آجکل تارکین تقلید میں بھی اس رنگ کے لوگ ہیں اور بکثرت دیکھا جاتا ہے کہ ان لوگوں میں بڑی جرأت ہوتی ہے بے دھڑک بدوں سوچے سمجھے جو چاہتے ہیں فتوے دے بیٹھتے ہیں خود ان کے بعضے مقتداؤں کی باوجود تبحر کے یہ حالت ہے کہ جس وقت قلم ہاتھ میں لے کر چلتے ہیں دوسری طرف نہیں دیکھتے۔